۲۰ صفر برائے چہلم

نوحہ

جہاں میں آج ابن ساقئ کوثر کا چہلم ہے
قتیلِ راہِ حق سردارِ بحر و بر کا چہلم ہے

رہی جلتی زمیں پر لاش جس مظلوم کی عریاں
اُسی شاہِ دو عالم کشتۂ خنجر کا چہلم ہے

جو سقائے سکینہ اور علمبردارِ لشکر تھا
اسی دلبندِ حیدر غازی و صفدر کا چہلم ہے

قلم شانے ہوئے دریا پہ جس کے روزِ عاشورہ
کرو ماتم کہ آج اس ثانئ جعفر کا چہلم ہے

سناں سینہ پہ کھا کے جس نے اپنی جان دی رن میں
اسی نورِ نگاہِ شاہِ دیں اکبر کا چہلم ہے

جوانی روئے گی جس پر قیامت تک زمانے میں
اسی کڑیل جواں ہمشکلِ پیغمبر کا چہلم ہے

نہ جو پشتِ فرس پر کمسنی سے بیٹھ سکتا تھا
زمانے میں اسی لختِ دلِ شبّر کا چہلم ہے

شجاعت اور غیرت جس کے سن پر فخر کرتی تھی
اسی ناشاد کمسن قاسمِ مضطر کا چہلم ہے

بڑھایا دودھ جس کا حرملا نے اپنے پیکاں سے
عزیزو آج اس ناداں علی اصغر کا چہلم ہے

ہوا تھا قتل جو بہرِ نصرتِ شاہِ دو عالم میں
اڑاؤ خاک آج ان غازی و صفدر کا چہلم ہے

تجھے اے فکرؔ جس کی قبر پر جانے کی حسرت ہے
اسی مظلوم و تشنہ لب شہِ بے سر کا چہلم ہے